حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

جہاد افغانستان

اور

امریکی پالیسی میں تبدیلی

دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم اور ماہنامہ الحق کے مدیر حضرت مولانا سمیع الحق نے اپنے حالیہ دورہ امریکہ کے موقعہ پر واشنگٹن میں وائس آف امریکہ کے ساتھ افغانستان کے مسئلہ پر بات چیت کی۔ ذیل میں وائس آف امریکہ سے نشر شدہ انٹرویو کا ٹیپ متن، وائس آف امریکہ کے شکریہ کے ساتھ پیش خدمت ہے (ادارہ)

یہ واشنگٹن ہے۔ محترم سامعین جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری اور ایوان بالا پاکستان کے معزز رکن سینیٹر مولانا سمیع الحق کے ساتھ ہمارے نمائندے کا انٹرویو ساعت فرمایئے۔

جناب مولانا سمیع الحق صاحب کچھ دن پہلے ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے شکاگو تشریف لائے تھے اور یہ واشنگٹن میں ہمارے اسٹوڈیو میں ان کا انٹرویو سنئے۔

س ۔ مولانا صاحب یہ فرمائیں کہ امریکہ کس لئے تشریف آوری ہوئی؟

مولانا سمیع الحق ۔ شکاگو میں ایک اسلامی کانفرنس تھی، ختم نبوت اور حجیت حدیث کے موضوع پر اور امریکہ کی اسلامی تنظیموں اور علماء نے مجھے دعوت دی تھی۔ اصل میں تو اس لئے آیا تھا۔ پھر میں نے ضروری سمجھا کہ ایک دو دن کے واسطے واشنگٹن بھی جاؤں۔ افغانستان کا جہاد ایک نازک مرحلے پر پہنچ گیا ہے لیکن جہاد افغانستان میں ہمارے بڑے بڑے علماء بھی شہید ہوئے ہیں اور انہوں نے سولہ لاکھ مسلمانوں کی قربانی دی ہے۔ اور لاکھوں لوگ ملک سے باہر دربدر پھر رہے ہیں۔ تیس لاکھ پاکستان میں اور باقی دوسرے ملکوں میں ہیں۔ یہ تاریخ کا ایک عظیم جہاد ہے اور غیر مسلم قوتوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ جہاد ایک بڑی قوت ہے روس جیسی سپر طاقت نکل جانے پر مجبور ہو گئی ہے۔

اب ہم کچھ تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ جب سے روس واپس ہوا ہے امریکہ نے بھی اپنی پالیسی بدل لی

شروع کردی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جہاد افغانستان اپنے منطقی نتائج تک پہنچے اور اللہ تعالیٰ وہاں ایک مضبوط اور مستحکم اور افغانستان کے عوام کو قابلِ قبول حکومت مجاہدین کے ذریعہ قائم کردیں۔ اس سلسلے میں، میں چاہتا ہوں کہ امریکہ کے ایوان نمائندگان، کانگریس اور سینیٹ کے بعض ارکان کے ساتھ بات چیت کروں۔

س ۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ اب تو روسی افغانستان سے چلے گئے ہیں اور افغانی اپنے درمیان جنگ کر رہے ہیں یہ موضوع کس طرح ہوگا؟

مولانا سمیع الحق ۔ روسی برائے نام تو افغانستان سے چلے گئے ہیں لیکن عملاً اب بھی روس اس جنگ میں شریک ہے یہ سب قتل و غارت گری روسیوں کے ذریعے اب بھی جاری ہے۔ روس نے خود اعتراف کیا ہے کہ چار ملین ڈالر اسلحہ ہم نے بھیجا ہے۔ اور اسلحے سے بھرے ہوئے جہاز آتے ہیں۔ ان کے ایڈوائزر موجود ہیں اور مجاہدین کے مقابلے میں جتنے وسائل ہیں اسلحہ ہے، قوت ہے، سب روس استعمال کر رہا ہے۔ اس لئے روس حقیقت میں نہیں گیا ہے۔ اب اگر امریکہ یا دیگر قوتیں یہ چاہتی ہیں کہ نجیب بھی حکومت میں شریک ہوجائے یا باہر سے ایک آدمی کو لایا جائے اور اس کو مسلط کیا جائے مجاہدین پر اور افغانستان پر، تو اس پر افغان عوام مطمئن نہ ہوں گے۔ اور جب تک مطمئن نہ ہوں گے جنگ جاری رہے گی۔

س ۔ بات یہ ہے مولانا صاحب کہ افغانستان میں سیاسی قوتیں ہیں، جہاد ہے۔ جہاد نے ایک نتیجہ دیا کہ روسی نکل گئے تو اب بالکل دوسرا موضوع ہے یعنی اب روسی فوج جنگ نہیں کر رہی افغانیوں کے ساتھ اور وہاں اس میں شک نہیں کہ اس میں پاکستان کی حکومت مجاہدین کے ساتھ امداد کر رہی تھی۔ امریکہ بھی امداد کر رہا تھا۔ آپ کہتے ہیں کہ جنگ جاری رہے گی۔ یعنی نجیب درمیان سے چلا جائے جنگ کے ذریعہ اور وہاں کس قسم کی حکومت آئے؟ ......

مولانا سمیع الحق ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جنگ بالکل ختم ہوجائے اور امن و امان قائم ہوجائے لیکن مجاہدین کی مرضی کے خلاف جو بھی فیصلہ ہوا۔ نجیب اس میں شریک ہو یا باہر سے ظاہر شاہ آجائے۔ تو اس صورت میں مجاہدین مطمئن نہ ہوں گے اور جب مطمئن نہیں ہوں گے تو لازماً جنگ جاری رہے گی۔

س ۔ میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ مجاہدین سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ وہ لوگ جو افغانستان میں جنگ کر رہے ہیں وہ رائے دیں اور وہ ووٹ دیں کہ کس کو چاہتے ہیں یا آپ کا مطلب ان سات تنظیموں کے سربراہ ہیں جن کو پاکستان نے بنایا ہے ان کو تو افغان عوام تسلیم نہیں کریں گے۔

مولانا سمیع الحق ۔ یہ سات تنظیموں کے مجاہدین یہی لوگ ہیں جو افغانستان کے اندر جنگ کر رہے ہیں۔ اور میرے خیال میں

ان جماعتوں سے آزاد کوئی بھی نہیں ہے۔ بلکہ وہ لوگ ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اس نظم کے ساتھ وہ جماعتیں افغانستان کے اندر اٹھ رہی ہیں۔

س۔ یہ سات تنظیمیں تو پاکستان میں بنی ہیں انہوں نے اس مرحلے میں کیا جہاد کیا ہے کہ روسیوں کو نکالا ہے بہت مبارک اور اچھا کام ہے لیکن بات یہ ہے کہ افغانستان کے لوگوں کے نمائندے نہیں کسی نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ کون کہتا ہے کہ یہ لوگ افغانستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق۔ ان کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا۔ وہاں بمباری ہو رہی ہے اس لئے پاکستان نے ان کو پناہ دی۔ نہ پاکستان اس جنگ میں شریک ہوا ہے۔ اور نہ ہی یہ تنظیمیں ہم نے بنائی ہیں۔ ان تنظیموں کے ذریعے یہ جہاد ہوا ہے اور اب ان کو نکلنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ تو میرے خیال میں ان تنظیموں کے سوا اور کوئی ایسی قوت نہیں جو افغانستان میں ایک فیصلہ کرے۔

س۔ ہمیں افغانستان کے عوام کے ارادوں کو دیکھنا چاہئے کہ افغانستان کی اکثریت کیا چاہتی ہے؟ ڈیموکریٹک کو چاہتے ہیں یا مولوی کو۔ اگر وہ ان کو چاہتے ہیں یا کسی اور کو، ظاہر شاہ کو چاہتے ہیں یا ان سات تنظیموں کو یا جس کو بھی چاہتے ہیں یہ عوام فیصلہ کریں گے۔

مولانا سمیع الحق۔ لیکن یہ اس صورت میں جب کہ عبوری حکومت کو عملی شکل میں تسلیم کر لیا جائے اور عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ کیا جائے کہ عبوری حکومت کی نگرانی میں آزادانہ انتخابات کرائے جائیں۔

س۔ کونسی عبوری حکومت؟

مولانا سمیع الحق۔ یہ موجودہ عبوری حکومت کا ڈھانچہ جو قائم ہے کہ ان مجاہدین نے ملک کو آزاد کرایا ہے۔

س۔ ملک تو آزاد کرایا ہے لیکن لوگ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کی حکومت نے بنائی ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ یہ تو جی سامراج کا پروپیگنڈا ہے۔ ان کے مجاہدین نے ملک آزاد کرایا ہے ان کے مہاجرین نے قربانیاں دی ہیں۔

س۔ مجاہدین تو افغانستان کے لوگ ہیں نا؟

مولانا سمیع الحق۔ جی بالکل افغانستان ہی کے لوگ ہیں۔ پاکستان اس مسئلہ میں کسی قسم کا فریق نہیں ہے پاکستان نے تو مہاجرین کو پناہ دی ہے جو ایک اسلامی فریضہ ہے

س۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایسی شرائط پا جائیں کہ ایک عبوری حکومت قائم ہو جائے۔ جس میں افغانستان کے عوام بھی ہوں۔ ساتوں تنظیموں کے نمائندے بھی اس میں شامل ہوں۔ ظاہر شاہ اور دوسرے لوگ بھی اس میں ہوں۔ پھر انتخابات کرائے جائیں آپ اس سوچ کے ہم خیال نہیں؟

مولانا سمیع الحق ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر ظاہر شاہ واپس آجائے تو یہ لوگ جنہوں نے جہاد کیا ہے اور ملک کو آزاد کرایا ہے اور بہت بڑی قربانیاں دی ہیں جس شخص کے ہاتھوں اتنا بڑا طوفان، بربادی و تباہی آئی ہے ۔ اب یہ لوگ کیسے برداشت کریں گے کہ ظاہر شاہ کو ان پر مسلط کر دیا جائے ۔ لہذا بغاوتیں ہوں گی، جنگ ہوگی ۔ اور خانہ جنگی کا سلسلہ جاری رہے گا ۔ امن کی کوئی صورت میرے خیال میں قائم نہ ہو سکے گی ۔

س ۔ جن لوگوں نے افغانستان میں سروے کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ پچاسی فیصد (۸۵٪) لوگ ظاہر شاہ کے حامی ہیں ۔ اور جو لوگ لڑ رہے ہیں اور اپنی جان و اولاد کو قربان کر رہے ہیں وہی لوگ ظاہر شاہ کو چاہتے ہیں

مولانا سمیع الحق ۔ میرا خیال ہے کہ روس، نجیب اللہ کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا ۔ اب امریکہ چاہتا ہے کہ میں اس کی جگہ لے لوں ۔ اور ظاہر شاہ کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کروں ۔ اور افغانستان کو اپنی گرفت اور کنٹرول میں رکھوں ۔

س ۔ مولانا صاحب بات ایسی نہیں ۔ ظاہر شاہ تو روم میں بیٹھا ہوا ہے اور امریکہ کا پیسہ، اسلحہ اور ڈالر تو یہاں آتے ہیں اور تنظیموں کو دئے جاتے ہیں ۔ اور ظاہر شاہ کو کوئی نہیں دیتا ۔

مولانا سمیع الحق ۔ اصل میں یہ عظیم بحران جو افغانستان میں آیا ہے اور ظاہر شاہ اطمینان سے روم میں بیٹھا رہا یہی اس کا بہت بڑا جرم ہے کہ اس کا ملک جل رہا تھا، تباہ ہو رہا تھا اور اس نے اس میں کچھ حصہ نہ لیا ۔

س ۔ اس نے چار دفعہ پاکستان سے اجازت مانگی کہ پاکستان آئے ۔ لیکن ضیاء الحق نے اس کو اجازت نہ دی کہ پاکستان آئے اور جہاد میں حصہ لے ۔

مولانا سمیع الحق ۔ بہرحال اس کی ذمہ داری تھی کہ افغانستان پہنچتا اور وہاں موثر کردار ادا کرتا ۔ اپنے جرم کو چھپانا اور اسے پاکستان کے سر تھوپنا یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ سے بھی بدتر ہے ۔

---

(۱۰) قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف

تصنیف مولانا سمیع الحق و جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران قومی اسمبلی

پاکستان میں ملت اسلامیہ کا وہ بیان استغاثہ جس پر قومی اسمبلی نے بالاتفاق دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ۔ ایک تاریخی دستاویز، مستند ماخذ اور تحقیقی شاہکار ـــــ صفحات ۲۰۸ ، قیمت ۔/۳۵ روپے

(۱۱) قادیان سے اسرائیل تک

برطانوی اور صیہونی سامراج اور قادیانیوں کے باہمی روابط و تعلقات، اسلام دشمنی کی مشترکہ سرگرمیوں اور شرمناک سیاسی کردار کے بارے میں اس صدی کا سب سے مستند، واضح اور تحقیقی جائزہ ـــــ بسعی و اہتمام : مولانا سمیع الحق مدظلہ

صفحات ۲۲۴ ، قیمت ۔/۲۵ روپے

مؤتمر المصنفین ـــــ دارالعلوم حقانیہ ـــــ اکوڑہ خٹک ـــــ پشاور